سیاسیات

ابو حیان سعید



ابو حیان سعید ...... سیاسیات

پاکستان سعودی عرب دفاعی معاھدہ ایک دکھاوا ھے .. حقیقت کچھ اور ھے !

9 ستمبر 2025 قطر میں حماس کے دفاتر پر اسرائیلی بلاسٹک میزائلوں کے حملے کے بعد سعودیوں کی راتوں کی نیند اڑ گئ کیونکہ فلسطینی مزاحمتی گروپس کو سعودی بھی ماضی میں اچھی خاصی مالی امداد کرتے رھے ھیں اور اس کا علم پوری دنیا کو ھے اس لیئے سعودیوں پر گھبراھٹ طاری ھو گئ کہ کہیں اسرائیل کا اگلا نشانہ ھم نہ بن جائیں تو انھوں نے واشنگٹن کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن وھاں سے کوئ خاص یقین دھانی نہی کرائ گئ بلکہ طفل تسلیاں ھی دی گئیں توسعودیوں کی سمجھ میں آ گیا کہ موجودہ امریکی حکومت بھی اسرائیل کے نرغے میں ھے۔

اسرائیلی جنگی طیاروں نے خلیجی ریاست قطر میں فلسطینی تنظیم حماس کی قیادت کو نشانہ بنانے کے لیے 9 ستمبر 2025 کو دوحہ پر بیلسٹک میزائل سعودی سرحدی شہر تبوک کے قریب واقع ’بحیرہ احمر کی فضا سے‘ فائر کیے تھے یہ میزائل سعودی فضا میں کئ سو میل پرواز کرتے ھوئے دوحہ میں اپنے نشانے پر جا لگے جس سے حماس کی دوسرے درجے کی قیادت کے پانچ ارکان سمیت چھ افراد ھلاک ھوئے ۔ اس حملے میں قطر میں انسٹال کروڑوں ڈالر مالیت کا امریکی پیٹریاٹ ڈیفینس سسٹم سوتا رہ گیا اور ناکارہ ثابت ھوا ۔

اسرائیل حماس کے سربراہ خلیل الحیہ کو نشانہ بنانا چاہتا تھا لیکن وہ اس حملے میں محفوظ رھے لیکن انکے چھوٹے بیٹے ھمام الحیہ کی شہادت ھوئ ۔

چین کو قطر پر اسرائیلی حملے کا دو دن پہلے علم تھا لیکن چونکہ قطر امریکن بلاک میں شامل ھے اس لیئے چین نے " سانوں کی " والی پالیسی اپنائ اور انتظار کیا کہ عرب دنیا کو اسرائیل سے بچانے کے لیئے امریکیؤں نے جو لارے لپے عربوں کو دیئے ہوئے ھیں ان کا انجام ھو جانے دو ۔
جب سعودیوں کو امریکنز نے لال جھنڈی دکھا دی تو سعودی نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر عبدالرحمن الرسی گھبرائے ہوئے چینی سفیر چانگ ہوا کی جانب بھاگے ۔ چینی سفیرنے سعودیوں کو سمجھایا کہ ھم براہ راست عربوں کے لیئے اسرائیل و امریکہ سے جھگڑا مول لینے کی پوزیشن میں فی الحال نہی ھیں بہرحال میں بیجنگ سے آپ کی کل ملاقات کا وقت لے لیتا ھوں اگلے روز صبح سویرے سعودی وزیر خارجہ پرنس فیصل بن فرحان السعود بیجنگ پہنچے اور چینی وزارت خارجہ میں اپنے چینی ھم منصب وانگ ائ سے طویل ملاقات کی اسی روز شام میں انکی ملاقات چینی وزیر اعظم لی چیانگ سے ھوئ جس میں چینی وزیر خارجہ اور پیپلز لبریشن آرمی کے سربراہ لی چیاؤ منگ ، چینی فضائیہ کے سربراہ وانگ گینگ بھی موجود تھے چینی حکام نے کہا کہ ھم براہ راست آپ کے ساتھ کھڑے نہی ھو سکتے کیونکہ کہ ھمارا آپ کے ساتھ دفاعی معاھدہ نہی ھے البتہ ھم نے اپنی جدید ائیر فورس ٹیکنالوجی پاکستان کو دی ھے اور اس وقت پاکستان ھی واحد مسلم ملک ھے جو آپ کی مشکلات کا حل نکال سکتا ھے آپ پاکستان سے بات کریں ھم بھی پاکستان سے کہہ دیتے ھیں کہ وہ آپ کے ساتھ کھڑا ھو جائے گا اور پاکستان ائیر فورس ھی وہ واحد قوت ھے جو مڈل ایسٹ میں اسرائیل کو منہ توڑ جواب دے سکتی ھے اور پاکستان کا حرمین شریفین کی وجہ سے دینی و دلی لگاؤ بھی سعودی عرب کے ساتھ ھے ۔
چین نے 11 ستمبر کو پاکستان کو الرٹ رھنے کا اشارہ دے دیا تھا اور جبوتی میں اپنے نیول ملٹری بیس کو بھی ریڈ الرٹ کا سگنل بیھج دیا ساتھ ھی جبوتی میں 20 -J ملٹی رول فائٹر طیاروں کے چھ اسکوارڈن بھیج دیئے .(واضح رھے کہ ایک چینی اسکوارڈن میں پانچ طیارے ھوتے ھیں) سب سے اھم بات یہ ھے کہ ان J-20 طیاروں کو پاکستان ائیر فورس کے ھواباز اڑا رھے تھے

جو دو سال سے چین میں ان طیاروں کو اڑانے کی تربیت لے رہے تھے اور ان کی مہارت پر چینی بھی حیران ھیں۔ 13 ستمبر کی صبح پانچ بجے J-20 کے چار اسکوارڈن یعنی بیس طیارے سعودی سرحدی شہر تبوک کے کنگ خالد ائیر بیس پر پہنچ گئے اور دو اسکوارڈن جبوتی میں ھی تعینات ھیں یہ تمام اسکوارڈن چین کے PL -17 میزائلوں سے لیس ھیں جنکی رینج چار سو کلو میٹر ھے جو ماک 4 کی خوفناک اسپیڈ کے ساتھ دشمن کے طیاروں کو چند سیکنڈ میں آگ کے شعلے میں تبدیل کر دیتے ھیں اور دشمن کو خبر اس وقت ھوتی ھے جب میزائل اسکے طیارے کو ھٹ کر دیتا ھے ۔

چین کے ملٹری سیٹلائٹ سسٹمز شین تونگ اور گاؤفن کے دو سیٹلائٹس ان J-20 طیاروں کی رھنمائ کے لیئے ھمہ وقت موجود ھیں ، گاؤفن زمین پر موجود تنکے کی بھی ھائ ریزولیوشن تصاویر ، انسانوں کی حرکات و سکنات ، بات چیت ریکارڈنگ ، ھر قسم کی گاڑیوں اور طیاروں کی آمد و رفت وغیرہ کو ریکارڈ کر کے زمین پر موجود کمانڈ سینٹر اور متعلقہ اسکوارڈن کو چند سیکنڈ میں ارسال کر دیتا ھے ۔ شین تونگ سیٹلائٹ مکمل ملٹری سیٹلائٹ ھے جو مخالف ملٹری حرکات و سکنات کا جائزہ لیتا ھے یہ مخالف کے تمام کمیونیکیشن سسٹمز کو جام کر دیتا ھے طیاروں ، آبدوزوں اور طیارہ بردار جہازوں کے نیویگیشن سسٹمز کو نا کارہ بنا دیتا ھے ۔
اب پوزیشن یہ ھے کہ اسرائیلی و امریکی ائیر بیسز کی تمام کی تمام موومنٹ ، طیاروں کی آمد و رفت ، تمام کمیونیکیشن اور نیویگیشن سسٹمز چینی گاؤفن اور شین دونگ سیٹیلائٹس اور تبوک میں موجود زمینی کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کی نظر میں ھیں ۔
امریکینز چین کی ان خاموش پیش قدمیوں پر بہت تلملا رھے ھیں لیکن کر کچھ بھی نہی سکتے کیونکہ بھارت ٹرمپ کی پالیسیؤں پر شدید ناراض ھے اور امریکی لے پالک بننے پر مذید تیار نہی ھے اور حالیہ شنگھائ تعاون تنظیم میں چین نے بھارت کو اچھی طرح سمجھا دیا ھے کہ امریکہ کسی کا دوست

نہی ھے اس لیئے بھارت کو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ھی چلنا پڑے گا ۔ بھارت کو بھی سمجھ آجانا چاہیئے کہ " دور کے ڈھول سہانے "۔

اب آتے ھیں پاکستان سعودی عرب دفاعی معاھدے کی طرف جو صرف ایک دکھاوا ھے ۔ درپردہ یہ دفاعی معاھدہ چین سعودی عرب معاھدہ ھے البتہ پاکستان کے حصے میں محمد بن سلیمان کا دورہ اور دو چار ارب ڈالر کا چارہ ضرور آجائے گا اور " محافظ الحرمین الشریفین " کا تمغہ تو ابھی سے بٹنا شروع ھو گیا ھے تمغے اور ستارے تو ھارے ہاں ٹکے سیر ملتے ھیں ۔ درحقیقت حرمین الشریفین کی حفاظت تو ملحد چین کر رھا ھے ۔ حال فی الحال میں سعودی عرب چین سے 100 ارب ڈالر کے جدید چینی J- 20 اور J- 31 طیارے اور PL- 17 میزائل لے رھا ھے ساتھ میں یورپ و امریکہ سے مذید فوجی کچرہ خریدنے کے تمام معاھدے سعودی منسوخ کرنے جا رھے ھیں ۔ چین کے مشورے پر سعودیوں نے تمام کچرہ F -16 اور F-18 A طیارے گراؤنڈ کر دیئے ھیں ۔

راقم تو اپنے سات مضامین کی سیریز جو بھارت پاکستان کے تصادم کے تناظر میں مئ 2025 میں لکھی گئ تھی میں بتا ھی چکا ھے کہ چین پاکستان ائیرفورس کو ایسی طاقتور ترین اسٹرائک فورس بنا رھا ھے جو جنوبی ایشیا ، مڈل ایسٹ اور پورے بحیرہ ھند سمیت شمالی افریقہ میں فیصلہ کن کردار ادا کرے اور ایسا ھی ھونے جا رھا ھے ۔ اگر کوئ عقل مند یہ سمجھے کہ اسرائیل کو رنگروٹوں ، ٹینکوں یا توپوں سے روکا جا سکتا ھے تو اسے چاہیئے کہ سویرے ایک کپ لیموں کا شربت پی لیا کرے ۔

اب میرے آخری الفاظ انٹرنیشنل ریلیشنز اور وار اسٹیڈیز میں دل چسپی رکھنے والے ساتھیوں کے لیئے جو میں نے کئ امریکن تھنک ٹینکس میں اپنے دوستوں کو بھی بیجھے ھیں وہ یہ کہ جناب بھارتیوں کے اکسانے اور پریسلر ترمیم کے چکر میں پاکستان کے سولہ سو ملین ڈالر دبانے اور ان کے بدلے میں گندم ،

سویا بین اور آلو دینے کا بدلہ لینے کی دوسری قسط کا وقت آگیا ھے ، پہلی قسط میں بھارت کو وخت ڈالنے کے بعد اب مشرق وسطی میں امریکہ اور اسرائیل کو وخت پڑنے والا ھے امریکن ائیر کرافٹ کیرئر نمٹز کو"ساؤتھ چائنا سی"سے بھگانے کے بعد اب دبئ کے جبل علی پورٹ سے بھی بھاگنا پڑے گا ۔چینی معیشت ، چینی ایکسپورٹس ، سی پیک ، چین کے فارن ریزرو وغیرہ توچین کے معاملات ھیں ھمارا تو بدلے کا معاملہ ھے جناب ۔ بھارت سے تو دل ٹھنڈا ھو گیا ھے ۔اب بھارت بھی توبہ کر رھا کہ اس نے سب سے پہلے پاکستان کو معاشی اور فوجی طور پر کمزور کرنے کیلئے امریکی سینیٹ میں بدنام زمانہ "پریسلر ترمیم" منظور کروا کر پاکستان پر فوجی اور اقتصادی پابندیوں کا بل منظور کرایا اور پھرامریکہ میں بھاری سرمایہ کاری کرکے سینیٹر لیری پریسلر سے Neighbour in Arms نامی انتہائی متنازعہ کتاب لکھوائ ۔ یہ کتاب کیا تھی' اس کا ایک ایک لفظ بھارت کے سفارتی، داخلی اور فوجی سلیبس کا "کی بورڈ" تھا!

اب بھارتی اپنی حماقتوں پر رو رھے ھیں اور پراوین سہانئ جیسے دفاعی تجزیہ کار صبح شام اپنی سابقہ حکومتوں کو کوس رھے ھیں کہ کیا ضرورت تھی پاکستان پر پابندیاں لگوانے کی کیونکہ پابندیوں کے باوجود ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ چین اور شمالی کوریا کی مدد سے میزائیل پروگرام کو انتہائ کامیابی سے رواں دواں رکھا بلکہ نیوکلیئر میدان میں بھی کامیابی حاصل کی اگر بھارت بھاری سرمایہ کاری کر کے پاکستان پر اقتصادی اور فوجی پابندیاں نہ لگواتا تو پاکستان کبھی چین اور شمالی کوریا کی طرف نہ جاتا بلکہ کچرا ایف سولہ طیاروں پر ھی اکتفا کرتا رہتا جو بھارت کے خلاف استعمال نہ ھونے کے پابند ھوتے . لیری پریسلر نے بھارت کو گڑوانے میں بھر پور کردار ادا کیا اور 1999 میں بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائ کے ساتھ خوب ھولی کھیلی ۔ اب بھارتی اور امریکن تھنک ٹینکس منہ بھر بھر کر لیری پریسلر کو کوسنے دے رھے ھیں ۔

اب امریکی چاھے جرنیلوں کو بلائیں یا فیلڈ مارشلوں کو بلائیں یا گٹّو وزیر اعظم کو بلائے اب ھو گا وھی جو آسمان والا چاھے گا اور ملحد چین وسیلہ ھو گا ۔

فیلڈ مارشل سر کا دس سالہ منصوبہ اور شطرنج ..
سیبوں کی پیٹی کا خطرہ ...

دل تمناؤں کی تخلیق کا مرکز ھے ، ھر تمنا دل میں جنم لے کر خون میں جذب ھو کر دماغ تک پہنچتی ھے ، دماغ دل کی تمناؤں کو پورا کرنے کے تمام حربے سوچتا ھے ، دماغ دل کی ھر تمنا کو پورا کرنے میں جت جاتا ھے ، نت نئے طریقے سو چتا ھے ، ھم شطرنج کے معمولی سے شاگرد ھیں شطرنج ایک ایسا جال ھے جو اس میں پھنس گیا وہ عمر بھر اس کا اسیر رھا ، لفظ شطرنج کسی کے منہ سے سنا ، کہیں لکھا دیکھ لیا ، کہیں بساط پر نظر پڑ گئ تو تمام دن شطرنج کے سحر میں گزر جاتا ھے ، اب ھر روز تو کوئ مقابل ملتا نہی تھا کہ اپنے عشق کو مزید ھوا دیں ۔ پرماتما بھلا کریں کمپیوٹر پر Chess Master بنانے والے کا کہ 1996 میں ایک مستقل مد مقابل ھر وقت دستیاب رھتا تھا اب تو دل و دماغ دونوں وقت تلاش کر ھی لیتے تھے لیکن صاحب اس مشینی کھلاڑی کو جھیلنا بڑے دل گردے کا کام تھا ، شروع شروع میں تو اس مشینی کھلاڑی نے ھمارے سارے طبق روشن کر دیئے لیکن پھر ھم بھی ٹھرے اناڑی شاطر، اس مشینی کھلاڑی کی چالیں اسی پر الٹ دیں تو اس نے ایسی ایسی چالیں چلیں کہ اسی کے گلے پڑ گئیں اور یوں ھمیں پہلی فتح ایک ماہ بعد نصیب ھوئ ۔ اس مشینی کھلاڑی سے ھزاروں بار بازی کھیلی لیکن ھماری فتح کا اسکور سینچری بھی نہی کر پا رھا ۔ یہ مشینی کھلاڑی ھمارا سب سے بڑا دشمن بھی ھے اور دوست بھی ھے ۔

ھمارے فیلڈ مارشل سر بھی لگتا ھے کہ پوکر جیسے بورنگ گیم کے علاوہ شطرنج کا شوق بھی رکھتے ھوں گے ، لیکن اس بار بساط پر ایک بہت گھسی پٹی چال دی ھے انھوں نے کہ اپنے پیادوں کی اھمیت کو جانے بغیرپہلی ھی چال میں گھوڑے کو باھر نکال لائے ھیں ،سامنے والا اناڑی ھو تو پہلی ھی چال میں گھوڑے کو سامنے دیکھ کر گڑبڑا جاتا ھے ۔ اب دیکھنا یہ ھے کہ فیلڈ

مارشل سر کے " دس سالہ پلان کا گھوڑا" مقابل کے پیادے کا شکار بنے گا یا کسی اور گھر جائے گا یا واپس جائے گا --- یا اس بار آموں کی جگہ سیبوں کی پیٹی آ جائے گی ؟

سلیم احمد نے کیا خوب کہا ھے ع

کچھ ہیں منظر حال کے کچھ خواب مستقبل کےہیں
یہ تمنا آنکھ کی ہے وہ تقاضے دل کے ہیں

ہم نے یہ نیرنگیاں بھی دہر کی دیکھیں کہ لوگ
دوست ہیں مقتول کے اور ہم نوا قاتل کے ہیں

اس سے آگے کون جائے دشت نامعلوم میں
ہم نہ کہتے تھے کہ سارے ہم سفر منزل کے ہیں

ان کو طوفانوں سے کیا مطلب بھنور سے کیا غرض
دوست جتنے ہیں تماشائی فقط ساحل کے ہیں

تو جسے اپنا سمجھتا ہے وہ مال غیر ہے
تیرے ہاتھوں میں جو سکے ہیں کسی سائل کے ہیں

جانچتی ہے غیر کو ہر لحظہ چشم عیب جو
نقش مجھ میں جتنے ہیں سارے کسی کامل کے ہیں

نہ کفر میں خوش ھے نہ ایمان میں خوش ھے۔۔

کیسے کیسے ھیرے فوج پروان چڑھاتی ھے بھٹو ، نواز شریف ، عمران خان جیسے فاشسٹوں جن کی "میں میں" ھی ختم نہی ھوتی تھی کو مسیحا بنا کر پاکستان پر مسلط کرتی ھے ساتھ ھی ساتھ دھشت گرد فرقہ پرست اور نام نہاد لسانی فاشسٹ سیاسی تنظیموں کی بھی بھرپور سرپرستی بھی جرنیلی چھتر چھایا میں عشروں سے کی جاتی رھی ھے پھرکچھ عرصہ بعد ان سے چھٹکارا بھی چاہتی ھے ..

ھیرا یا ھیرے تو مذ کر ھیں اور ھیرے کی مؤنث کا ھمیں علم نہی ھے کیونکہ پنجاب میں ایک " زنانہ ھیرا " اب بلاشرکت غیرے جی ھاں بلا شرکت غیرے اقتدار کے سنگھاسن پر 2024 سے رونق افروز ھیں اور جنکی تصویر والے جھنڈے پنجاب کے تعلیمی اداروں میں پاکستانی جھنڈے کے ساتھ ساتھ لہرا رھے ھیں یہ وھی محترمہ ھیں جو چند سال قبل جلسوں میں نعرے لگاتی تھیں " یہ جو دھشت گردی ھے اس کے پیچھے وردی ھے " اور اب " جسے پیا چاھے وھی سہاگن " کے موافق ھیں۔

نہ کفر میں خوش ھے نہ ایمان میں خوش ھے ۔

خود فوج میں کیسے کیسے ھیرے پنپ رھے ھوتے ھیں ایک آئ ایس آئ چیف وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف سازش کرتا رھا جب ٹرانسفر ھوا اور خود کو آرمی چیف بنوا نہ سکا تو آرمی چیف کے خلاف سازش شروع کردی (جنرل حمید گل ~جنرل آصف نواز) ۔ ایک آئ ایس آئ چیف نے آرمی چیف کو قادیانی ثابت کرنے کے لیئے باقائدہ ایسی جان لیوا مہم چلائ کہ آرمی چیف کو کفر کے فتوؤں سے خود کو بچانے کے لیئے اپنے گھر پر لگا تار کئ محفل میلاد کے پروگرام کروانے پڑگئے تاکہ ان کو مسلمان سمجھا جائے (جنرل رضوان اختر ~ جنرل باجوہ)۔

تین آئ ایس آئ چیفس نے عمران خان کو نجات دھندہ بنانے کے لیئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ، جنرل پاشا ، جنرل ظہیر اسلام اور جنرل فیض حمید کے علاوہ آرمی چیف جنرل باجوہ بھی عمران خان کی پشت پر ساڑھے تین سال کھڑے رہ کر کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ق لیگ ، ایم کیو ایم ، باپ پارٹی اور ڈیڑھ درجن آزاد بھیڑوں کے ریوڑ کو عمران خان کے پٹوٹے کھلا تے رھے ۔ آئ ایس آئ نے اسد عمر ، شوکت ترین، بابر علی، موٹو گینگ ، قبضہ مافیا ، شوگر مافیا ، اینگرو مافیا ، آئ پی پی مافیا غرض یہ کہ ھر قسم کی مافیاز کو جمع کر کے عمران خان کی چڈی میں ڈال دیا تھا ۔

اگر ورلڈ کپ جیتنا کوئ چمتکار ھے تو کلائیو لائیڈ ، کپل دیو ، اسٹیو وا ، مہندرا سنگھ دھونی اپنے اپنے ملکوں کے سربراہ ھوتے ، اگر کینسر اسپتال بنانا کوئ فن ھے تو لاھور میں قائم اسپتالوں کو بنانے والے سر گنگا رام پنجاب کے وزیر اعلی ھوتے اور شکار پور سندھ میں تارا چند اسپتال بنانے والے سیٹھ تارا چند بھی وزیر اعلی سندھ ھوتے ، صنعتکاروں کے چندوں سے سالوں محنت کر کے گردے کا سب سے بڑا اسپتال ایس آئ یو ٹی بنانے والے ڈاکٹر ادیب الحسن رضوی کم سے کم سندھ کے وزیر اعلی تو ھوتے ۔

پشاور والوں کو چاہیئے تھا کہ لیڈی ریڈنگ صاحبہ کو صوبہ سرحد کا سب سے بڑا اسپتال بنانے پرڈاکٹر خان کی جگہ وزیر اعلی ھی بنا دیتے ۔ اس دور میں آئ ایس آئ ھوتی تو سر گنگا رام ، لیڈی ریڈنگ صاحبہ ضرور اقتدار میں آ جاتے ، ڈاکٹر ادیب الحسن آئ ایس آئ سے کیسے رہ گئے ؟ اور تو اور ایشیا کی سب سے بڑی ایدھی فاؤنڈیشن کے سربراہ عبدالستار ایدھی کو تو تاحیات صدر پاکستان ھونا چاہیئے تھا ۔

پاکستان وہ واحد ملک ھے جس میں کونسلر ، ٹاؤن ناظم ، میئر بنے بغیر ھی اصحاب و خواتین وزیر اعلی اور وزیر اعظم بنا دیئے جاتے ھیں جو اپنا گھر ، گلی ، محلہ ، ٹاؤن، شہر، ضلع نہی چلا سکتا ھو وہ فوج کی چھتری تلے وزیر اعلی اور وزیر اعظم بنا دیئے جاتے ھیں پھر یہی چھتری اپنا سایہ کھینچ لیتی ھے تو کوئ صدر صاحب جرنیلوں کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی گیڈر بھپکیاں دیتے ھیں ، موجودہ خاتون وزیراعلی پنجاب یہ جو دھشت گردی ھے اس کے

پیچھے وردی ھے جیسے نعرے برسوں جلسوں میں کھلم کھلا لگاتی رھیں ،
موجودہ وزیر دفاع قومی اسمبلی میں اعلان کرتے تھے کہ فوج پاکستانی عوام
کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھا رھی ھے اور تو اور مسیحائے اعظم خان اپنے
ایکسٹینشن دیئے گئے آرمی چیف کو میر جعفر اور میر صادق کہتے رھے --
عجب دنیا ھے عجب دنیا ---

پاکستان کی کہانی کچھ اس جیسی ھے --
ایک بندہ راولپنڈی سے چلنے والی ٹرین تیزگام میں سفر کر رہا تھا۔ جب ٹرین
نے حیدرآباد کراس کیا تو اس بندے نے مسافروں سے پوچھا کوٹری کب آئے گا
مجھے اترنا ہے
تو مسافروں نے بتایا بھائی یہ تیزگام ہے وہاں سے سے گزرے گی مگر رکے
گی نہیں
یہ سن کر وہ گھبرا گیا مگر مسافروں نے کہا گھبراؤ نہیں کوٹری اسٹیشن سے
گذرتے ہوئے یہ ٹرین آہستہ ہو جاتی ہے
تم ایک کام کرنا جیسے ہی ٹرین آہستہ ہو تو تم دوڑتے ہوئے ٹرین سے اتر کر
، آگے کی طرف بھاگ پڑنا
جس طرف ٹرین جا رہی ہےاس طرح کرو گے تو تم گروگے نہیں
کوٹری آنے سے پہلے ہی مسافروں نے اس بندے کو گیٹ پر کھڑا کر دیا
اب کوٹری آتے ہی ٹرین آہستہ ہوئی تو وہ ان کے بتائے طریقے کے مطابق پلیٹ
فارم پر کودا اور کچھ زیادہ ہی تیزی سے دوڑ گیا
اتنا تیز دوڑا کہ اگلے ڈبے تک جا پہنچا
اگلے ڈبے کے کچھ مسافر دروازے میں کھڑے تھے ان مسافروں نے دیکھا کہ
ایک بندہ سوار ھونے سے رہ گیا ھے تو کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا تو کسی نے
شرٹ پکڑی اور اسے ڈبے میں کھینچ کر ٹرین میں چڑھا لیا
اب ٹرین رفتار پکڑ چکی تھی اور سب مسافر کہے رہے تھے
تیرا نصیب اچھا ہے جو تجھے یہ گاڑی مل گئی
ورنہ یہ تیزگام ہے اور کوٹری میں نہیں رکتی ھے ۔

اب مسافر کون ھے ، ٹرین کا کیا مطلب ھے ، اترنے والے کو واپس ٹرین میں چڑھانے کا مطلب لیا جائے ! جناب ھر استعارے کے مجازی مطالب ھم کیسے سمجھا سکتے ھیں آپ تمام عقل مند افراد ھیں ۔ کوشش کیجیئے --- یا انتظار فرمایئے ---

احقر بہاری صاحب نے کیا خوب فرمایا ھے ---

دکھائیے آج روئے زیبا اٹھائیے درمیاں سے پردہ
کہاں سے اب انتظار فردا یہی تو سنتے ہیں عمر بھر سے

نہ بے قراری کا ڈھنگ آیا نہ اشک پر خوں کا رنگ آیا
چمک کے بجلی ہزار تڑپی گرج کے بادل ہزار برسے

ادھر سے چلمن ہٹا کے جھانکا ادھر سے پردہ ہٹا کے دیکھا
لگایا ظالم نے تیر ہم پر کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے ۔

رفو گر اور فیلڈ مارشل ...

غور فرمائیے ----
فیلڈ مارشل سر نے فرمایا کہ بلوچستان کے ریکوڈک کے سونے اور تانبے کی آمدنی 2028 میں شروع ہو جائے گی ، ہم ہر سال 2 ارب ڈالر کمائیں گے اور اس کے بعد " ہم " پانچ سالوں میں پاکستان کا سارا قرضہ اتار دیں گے -- یعنی ریکوڈک کی آمدنی 2028 میں شروع ہو جائے گی - پھر " ہم " 2033 تک ملک کا سارا قرضہ اتار دیں گے (فیلڈ مارشل سر نے کھبی میتھمیٹکس کو لفٹ نہی کرائ کیونکہ پاکستان پر غیر ملکی قرضہ 2025 میں 131 ارب ڈالر ھے جو 2028 تک 160 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گا) جناب 160 ارب ڈالر کا قرضہ اتارنے میں 80 سال لگ جائیں گے یعنی فیلڈ مارشل سر مزید اسی سال زندہ رہنا چاہتے ھیں ، جناب یہ تو دس سالہ نہی بلکہ 80 سالہ منصوبہ ھے فیلڈ مارشل صاحب کا شمالی کوریا جیسا ۔ سبحان تیری قدرت ۔

سلیم احمد نے کیا خوب کہا ---
تعمیرِ محبت ہے اک عمر کا منصوبہ
تو اس کے لیے بھرتی فن کار کیے جائیں

اب اسی خوشخبری پر ہمیں ایک قصہ یاد آگیا --

یہ 2022 کی بات ھے کہ ایک افریقی ملک کے بادشاہ سلامت نے
ایک رفوگر رکھا ہوا تھا۔
وہ کپڑا نہیں باتیں رفو کرنے کا ماہر تھا۔

وہ بادشاہ سلامت کی ہر بات کی کچھ ایسی وضاحت کردیتا کہ سننے والے سر دھننے لگتے کہ واقعی بادشاہ سلامت نے صحیح فرمایا۔

ایک دن بادشاہ سلامت دربار لگا کر اپنی جوانی کے شکار کی کہانیاں سنا کر رعایا کو مرعوب کر رہے تھے۔

جوش میں آکر کہنے لگے کہ ایک بار تو ایسا ہوا کہ میں نے آدھے کلومیٹر سے نشانہ لگا کر جو ایک ہرن کو تیر مارا تو تیر سنسناتا ہوا گیا اور ہرن کی بائیں آنکھ میں لگ کر دائیں کان سے ہوتا ہوا پچھلی دائیں ٹانگ کے کھر میں جا لگا۔

بادشاہ کو توقع تھی کہ عوام داد دے گی لیکن عوام نے کوئی داد نہیں دی۔

وہ بادشاہ کی بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھے۔
بادشاہ بھی سمجھ گیا کہ ضرورت سے زیادہ لمبی چھوڑ دی۔
اپنے رفوگر کی طرف دیکھا۔
رفوگر اٹھا اور کہنے لگا حضرات میں چشم دید گواہ ہوں اس واقعے کا۔

دراصل بادشاہ سلامت ایک پہاڑی کے اوپر کھڑے تھے اور ہرن بہت نیچے تھا۔
ہوا بھی موافق چل رہی تھی ورنہ تیر آدھا کلومیٹرکہاں جاتا ہے۔
جہاں تک تعلق ہے آنکھ کان اور کھر کا تو عرض کردوں کہ جس وقت تیر لگا ہرن دائیں کھر سے دایاں کان کھجا رہا تھا۔
عوام نے زور زور سے تالیاں بجا کر داد دی۔

اگلے دن رفوگر بوریا بستر اٹھا کر جانے لگا۔
بادشاہ پریشان ہوگیا۔

پوچھا کہاں چلے۔
رفوگر بولا بادشاہ سلامت میں چھوٹے موٹے رفو کر لیتا ہوں لیکن اگر آپ نے پھٹے ھوئے
شامیانے سلوانے ہوں تو کوئ پاکستانی ریٹائر جرنیل یا پھر کوئ ریٹائر بیوروکریٹ رکھ لو کیونکہ لمبی لمبی چھوڑنے میں ان کا مقابلہ کوئ نہی کر سکتا یا اسد عمر کو رکھ لو اسکے پاس 2018 میں 100 روپے کے ڈالر کو 65 پر لانے کی کوئ گیدڑ سنگھی تھی جو وہ مسیحائے اعظم عمران خان کو سناتا تھا اور خان صاحب سر کو زور زور سے ہلاتے رہتے تھے ۔

مستقبل کا آرمی چیف ؟

آرمی پروموشن بورڈ کے سامنے
ایک جوان میجر کو لیفٹینٹ کرنل بنانے کے لیۓ انٹرویؤ ھو رھا ھے --- :
سوال :
اگر آپ مستقبل میں آرمی چیف بن گۓ اور سیب 170 روپے کلو ہو تو 100 گرام کی قیمت کیا ہو گی؟

میجر کا جواب :
جناب اگر 100 گرام سیب کے مجھے پیسے دینے پڑیں تو ایسے آرمی چیف کے عہدے کا میں نے اچار ڈالنا ھے ۔

سوال:
چلو مان لیا تمہاری بیوی بازار گئی اور اسے سیب لینے ہوں تو 170 روپے کلو کے حساب سے 100 گرام کتنے کا ہو گا؟

نوجوان میجر کا جواب:
جناب آرمی چیف کی بیوی کو اگر سیب لینے بازار جانا ھو تو بڑے بڑے پلاٹوں کی فائلیں ، هیرے اور سونے کے درجنوں سیٹوں کو کون سنھبالے گا ۔

سوال : چلو مان لیا، تمہارا بھائی بازار گیا سیب لینے

میجر کا جواب:
جناب اگر آرمی چیف کے بھائ کو سیب لینے بازاروں کے دھکے کھانے ھیں تو قبضے کی زمینوں پربڑی بڑی ھاؤسنگ اسکیمیں کیا آپ بنائیں گے اور بیرون ملک جزیرے ، ولاز ، شاپنگ پلازوں کے سودے کون کرے گا ۔

سوال :
اگر تمہارے والد جائیں تو 100 گرام کتنے کا پڑے گا 170 روپے کلو کے حساب سے؟

میجر کا جواب :
اول تو میرے والد کے منہ میں دانت ہی نہیں ہیں وہ کیلا کھاتے ہیں، اس لئے نہ وہ کھاتے ہیں نہ سیب لینے جائیں گے نہ ریٹ پوچھنے کی ضرورت ہے انکو۔

سوال:
چلو مجبوری میں تمہاری بہن کو جانا پڑا سیب لینے
تو اس ریٹ میں 100 گرام کے کتنے پیسے ہوئے؟

میجر کا جواب:
جناب میری بہن کا شوھر کرکٹ بورڈ اور واپڈا کا چیئرمین ھوگا اور پورے ملک کا سیاہ و سفید کا مالک ھوگا اور میری بہن کو تو اپنی سہیلیوں کے شوھروں کو کمائ والی پوسٹوں پر تعینات کروانے سے فرصت ھی کہاں ملے گی کہ وہ بازاروں میں ماری ماری پھرے۔ اب میری بہن جانے اور بہنوئی جانے وہ چاہے سیب خریدیں کیلا لیں یا لیچی اپنے سے کیا مطلب۔
ویسے بھی نو کری میں کروں گا یا پورا خاندان کرے گا؟

سوال : اگر آپ کا بجلی کا بل دو لاکھ روپے آ جائے تو کیا کریں گے ؟
میجر کا جواب : جناب میں پاکستان کا آرمی چیف ھوں گا کسی بنانا ری پبلک کا نہی ، واپڈا والوں کو ٹینک کے آگے باندھ کر اڑوا دوں گا ۔
سوال:
کوئی بہت ہی عام آدمی سیب لینے جائے تو 100 گرام سیب کتنے کا ہوا ؟

میجر کا جواب :
جناب عام آدمی کو ہم سیب کھانے لائق چھوڑیں گے تو وہ سیب کھائے گا ، ہم تو اسکا ایسا حشر کریں گے وہ ہر وقت خدا کو یاد کرتا رہے گا وہ دال روٹی کی ھی دعا کرتا رہے گا ۔ عام آدمی کو تو ہم دنیا میں ھی جہنم کی سیر کراتے رھیں گے ۔

آخر میں میجر نے سلیکشن بورڈ کے تینوں بریگیڈیرز کو مخاطب کیا اور بولا جناب آپ پتا نہی کس زمانے میں جی رھے ھیں مجھے لگتا ھے آ پ کبھی بازار نہی گئے کیونکہ سیب کا ریٹ آپ کو معلوم ھی نہی اور جو سوال آپ کی بیس سال پہلے پروموشن کے وقت پوچھے گئے تھے وھی سوال آپ 2025 میں مجھ سے پوچھ رھے تھے آپ کو جن بے وقوفوں نے ترقی دی تھی وہ جنرل کیا بازاروں میں دھکے کھانے کے لیئے رہ گئے ھیں ؟؟؟

بچت کا راستہ

جرنیلوں نے بیرون ملک آسٹریلیا ، اسپین میں جزیرے ، پیرس اور سوئٹزر لینڈ میں بڑے بڑے ولاز ، امریکہ اور یورپ میں فاسٹ فوڈز چینز ، دبئ اور ابوظہبی میں شاپنگ مالز اپنی تنخواہ سے بچت کر کر کے خریدے ھیں ۔ ساری عمر حکمرانی کے دوران ریاست ریاست کا وظیفہ کرتے گذر جاتی ھے اور جیسے ھی ریٹائر ھوتے ھیں اسی پوترریاست کو چھوڑ چھاڑ بیرون ملک جا بستے ھیں اور پینشن بھی ڈالروں میں وصول کرتے ھیں ۔ آموں کی پیٹی والے جرنیلوں کی اولاد کو اپنے اپنے باپوں کی بچت سے اربوں ڈالر وراثت میں ملے ، جنرل اسٹریٹیجک ڈیپتھ کی بیٹی نے دو سو کروڑ روپے سے ٹرانسپورٹ کمپنی اور بیٹے نے اربوں روپے سے بڑی جیپوں کی امپورٹ کا کاروبار اپنے ابا کی بچت کے پیسوں سے شروع کیا یہ بچت افغان ھیروئن کے کروبار کا ایک معمولی نذرانہ تھا۔

لوگ باگ ھم سے تنگ آ چکے ھیں اور ھمارے شاگرد بھی ھماری کاپی کر کے ھمیں دق کرنے کی کافی کوششیں کر رھے ھیں --- بہر حال اس تناظر میں ایک شذرہ پیش خدمت ھے ---

ملاحظہ فرمائیے :

اسلام آباد کے ایک بڑے بینک کا سی ای او CEO اپنے جوتے ہر روز سڑک کے کونے پر جوتے پالش والے آدمی سے پالش کرواتا تھا۔ جوتے پالش کرواتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھ کر عام طور پر نجم سھیٹی کا اخبار "فرائڈے ٹائمز" پڑھتا تھا۔

ایک صبح، پالش والے نے سی ای او سے پوچھا:
“اسٹاک مارکیٹ کی صورتحال کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"
CEO- نے طنز سے پوچھا: "آپ کو اس موضوع میں اتنی دلچسپی کیوں ہے؟"
پالش والے نے جواب دیا: آپ کے بینک میں میرے 300 کروڑ روپے جمع ہیں اور میں اس رقم کا کچھ حصہ اسٹاک مارکیٹ میں لگانے کا سوچ رہا ہوں۔
CEO- نے طنزاً مسکراتے ہوئے کہا: "ہاں ٹھیک ہے! تمہارا نام کیا ہے؟"
پالش والا جواب دیتا ہے: "آصف پالش والا"
اپنے بینک واپس آنے پر، CEO نے اکاؤنٹ مینیجر سے پوچھا:
" کیا ہمارے پاس آصف پالش والا نام کا کوئی صارف ہے؟"
مینیجر نے جواب دیا: "بالکل، وہ ایک معزز صارف ہے! اس کے اکاؤنٹ میں 300 کروڑ روپے ہیں۔” CEO ششدر رہ گیا۔
اگلے دن، جوتے شائن کرواتے ہوئے،CEO نے پالش والے سے کہا:
"مسٹر آصف پالش والا، میں آپ کو اگلے ہفتے ہماری بورڈ میٹنگ میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کرنا چاہتا ہوں۔ ہم آپکی زندگی کی کہانی سننا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم بہت کچھ سیکھیں گے۔"
اگلے ہفتے، بورڈ کی میٹنگ میں CEO نے بورڈ ممبران سے پالش والے کا تعارف کرایا:
"ہم سب مسٹر آصف پالش والا کو جانتے ہیں، جو ہمارے جوتوں کو بے مثال چمکاتے ہیں لیکن وہ ہمارے قابل قدر کسٹمر بھی ہیں جن کے اکاؤنٹ میں 300 کروڑ روپے ہیں. میں نے انہیں اپنی زندگی کی کہانی بتانے کے لیے مدعو کیا ہے۔ مہربانی کر کے مسٹر پالش والا بتائیں۔"
آصف اپنی زندگی کی کہانی بیان کرتا ہے:
ھم دو بھائ تھے
تیس سال قبل اپنی جوانی میں، میں نے چکوال سے اسلام آباد ہجرت کی۔
بھوک اور تھکن سے مجبور، میں نے کام کی تلاش شروع کی، اچانک، مجھے فٹ پاتھ پر دس کا ایک نوٹ ملا اور میں نےکچھ سیب خریدے....

میرے پاس دو راستے تھے: اپنی بھوک مٹانے کے لیے سیب کھاؤں یا کوئی کاروبار شروع کروں....
میں نے سیب بیچے اور پیسوں سے مزید سیب خریدے....
اس طرح میں نے پیسہ جمع کرنا شروع کر دیا ۔ پھر میں نے استعمال شدہ برش اور جوتوں کی پالش کا ایک سیٹ خرید لیا اور جوتے چمکانے کا کاروبار شروع کیا۔
میں نے کفایت شعاری سے زندگی گزاری، تفریح یا دنیاوی اشیا پر کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا اور ایک ایک روپیہ بچایا۔
کچھ عرصے بعد، میں نے نئے برش، مختلف قسم کی پالشیں اور ایک کرسی خریدی تاکہ میرے کلائنٹ آرام سے بیٹھ سکیں....
میں نے کفایت شعاری سے جینا جاری رکھا اور ہر ممکن بچت کی. پھر چند سال پہلے، بازار میں چھوٹی سی دوکان خالی ہوئی تو میں نے خرید لی اور اسے کرائے پر چڑھا دیا آمدنی بڑھی تو کاروبار کو مزید بڑھایا۔
آخرکار معاملہ چلتا رہا ، تقریباً چھ ماہ قبل میرا بڑا بھائی، جو تیس سال پہلے کچھ پڑھ لکھ کر آرمی میں بھرتی ہو گیا تھا اور ترقی کرتے کرتے جنرل بن گیا تھا اوراس نے زندگی بھر شادی نہی کی تھی نہ ھی کبھی مجھے منہ لگایا تھا انتقال کر گیا میں ھی اس کا واحد وارث ھوں اور وہ میرے لیے 800 کروڑ روپے کی اندرون ملک اور بیرون ملک جائیداد اور تینن سو کروڑ نقد کی صورت میں چھوڑ گیا جو میں نے آپ کے بینک میں جمع کرادیئے تھے اور اب میں آپ کے سامنے ھوں ۔
سبق : ریاست صرف جرنیلوں کے لیئے بچت کا ذریعہ ھے ۔

کیا خوب فرمایا ھے جالب نے ---

جن کے کارن آج ہمارے حال پہ دنیا ہنستی ہے
کتنے ظالم چہرے جانے پہچانے یاد آتے ہیں

نئے صوبوں کا فوجی چورن ..

اب پہلے پنجاب تقسیم ھونا چاہیئے ..

عوام کو آپس میں لڑوا کر " تقسیم کرو اور حکومت کرو " کا نیا فوجی چورن ..
سب سے پہلے پنجاب کو تقسیم کیا جائ .. اب سب کا نعرہ ھونا چاہیئے ۔ " اب پنجاب تقسیم ھونا چاہیئے "۔

کسی بزعم خود عقل مند 12 جماعت پاس دولے شاہ کے چوھے کے دماغ والے پر اصلی چرس چڑھ کر ناچ رھی تھی تو صبح جاگنے کے بعد دیسی ٹھرا پی لیا تو اس قسم کے نایاب خیالات کی آمد ھوئ ۔ ۔
ھمارا کہنا ھے کہ اگر کسی کے اندر دم ھے تو وہ مرد کا بچہ بنے تو سب سے پہلے پاکستان میں سب سے بڑے بھائ یعنی پنجاب کو قربانی دینی چاہیئے ۔
فوجی جنتا پہلے پنجاب کو بارہ پندرہ صوبوں میں تقسیم کرے ۔
فیلڈ مارشل تو ابھی ابھی جوان ھوئے ھیں ضیاءالحق اور جنرل پرویز مشرف بھی اسی قسم کے شوشے چھوڑتے رھے ، اس دوران ھمارے سیدھے سادے سندھی بھائ اس پروپیگنڈے کا شکار ھو جاتے ھیں ، ھونا یہ چاہیئے کہ تمام سندھی یہ مطالبہ کریں کہ کہ سب سے پہلے پنجاب کو تقسیم کرو ، پھر خیبر پختونخواہ کو تقسیم کرو ، پھر بلوچستان کی طرف آؤ ، میرے تمام سندھی بھائ یقین کریں کہ فوجی جرنیولوں کی ھوا نکل جائے گی ، پنجابی خود ان جرنیلوں کی ساری ھوا نکال دیں گے ، آئ ایس آئ ھر دس بیس سال بعد اس غلاظت میں لتھڑی فائل کو قارورے سے دھو کر منظر عام پر لے آتی ھے پھر کچھ دن بعد یہ بدبو دار فائل واپس چلی جاتی ھے